رضی اللہ تعالیٰ عنہ

دفاعِ امیر معاویہ

اشرف العلماء رحمۃ اللہ علیہ

علامہ ابو الحسنات محمد اشرف سیالوی

طالب دعا : زوہیب حسن عطاری

2:«اشرف سیالوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ»

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

«اشرف سیالوی صاحب شان امیر معاویہ»

مشاجراتِ صحابہ کا بیان:

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور سے واپس آئے تو دیکھا کہ قوم شرک میں مبتلا ہو چکی ہے آپ نے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کے سر اور داڑھی کے بال پکڑے قرآن کہتا ہے:

قَالَ یَا ابْنَ اُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَلَا بِرَاْسِیْ

کہا اے میرے ماں جائے! نہ میری ڈاڑھی پکڑو اور نہ میرے سر کے بال

(سورۃ طٰہٰ آیت:94)

آپ میری بات تو سنیں مجھ سے پوچھیں تو سہی کہ حالات کیا ہیں نوبت یہاں تک کیوں پہنچی ہے آپ نے آتے ہی سر کے بال پکڑ کر مجھے گھسیٹنا شروع کر دیا ہے میں شرک پر راضی نہیں تھا میں نے زبانی روکا ہے منع کیا ہے بعض نہیں آئے۔ جنگ کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ تھا اگر میں آپ کا صلاح مشورہ لیے بغیر جنگ شروع کرا دیتا پچاس ساٹھ ہزار اُدھر سے اور پچاس ساٹھ ہزار اِدھر سے مر جاتے۔ چھ لاکھ پہلے تھا لاکھ ڈیڑھ لاکھ ضائع ہوتا تو آپ کہتے اچھی رکھوالی کی ہے آپ کو چھ لاکھ سونپ گیا تھا اب چار ساڑھے چار لاکھ رہ گیا ہے اچھا خیال رکھا ہے ایسے ہی رکھوالوں کا حق ہوتا ہے میں اگر جنگ کراتا تب آپ کا اعتراض ہوتا اگر جنگ نہیں کرائی تو تب آپ کا اعتراض ہے میں شرک پر راضی نہیں تھا میں آپ کا انتظار کر رہا تھا بھائی آئے تو کوئی مشورے سے کام کریں میں آپ کا انتظار کر رہا تھا کہ آپ یہ نہ کہیں کہ آپ میرا مشورہ تو لے لیتے آپ نے خود ہی سب فیصلے کر دیے ہیں لاکھ سوا لاکھ مروا دیا ہے دونوں سگے بھائی ہیں

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

اور پیغمبر ہیں نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ چھوٹا بھائی بڑے بھائی اور پیغمبر کے سر اور داڑھی کے بال پکڑ کر گھسیٹ رہا ہے اب ہے کوئی مائی کالال جو فتویٰ لگائے۔

اگر کوئی عام بندہ اس طرح کی حرکت کرے عالم کی داڑھی کے بال پکڑے، بے عزتی کرتا ہے تو کافر ہے لیکن یہاں ہماری مجال نہیں۔ اللہ کے نبی ہیں ہم جرأت کس طرح کریں کہ فتوے لگا دیں ہمارے فتوے وہاں نہیں لگ سکتے کیوں! اس لیے کہ انبیاء کا حیا کرنا ضروری ہے ہمیں انبیاء پر فتوے لگانے کی اجازت نہیں، ہمارے لیے گنجائش نہیں۔ اسی طرح صحابہ کا بھی حیا کرنا ضروری ہے ان پر فتوے لگانے کی بھی ہمارے لیے گنجائش نہیں۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِي، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

(سنن ترمذی رقم الحدیث:3862، مسند احمد:4/87)

میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا میرے بعد ان کو اعتراض کا نشانہ نہ بنانا ۔اَللّٰهَ اَللّٰهَ اللہ سے ڈرنا کسی کو ڈرانا ہو۔ الطریق الطریق اس راستے سے بچ کوئی چیز کھا جائے گی مار دے گی یہ ڈرانے کے لیے ہوتا ہے۔ اَللّٰهَ اَللّٰهَ اللہ سے ڈرنا اللہ سے ڈرنا میرے صحابہ کے معاملے میں دخل نہ دینا تو مطلب ہے جو دخل دے گا پھر اسے اللہ کا ڈر نہ رہا۔ نبی پاک ﷺ تو فرماتے ہیں اَللّٰهَ اَللّٰهَ میرے صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا، ان کو اعتراض کا نشانہ نہ بنانا جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اعتراض کا نشانہ بنائے مطلب یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کی نظروں میں وہ اللہ سے نہ ڈرا

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

۔جو اللہ سے نہ ڈرے کیا وہ مسلمان رہ گیا؟اعتراض صحابہ پر کر رہا ہے لیکن بیڑا اپنا غرق کر رہا ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

محبت مصطفیٰ ﷺ کی علامت:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِی أَصْحَابِی، لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِی، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّی أَحَبَّهُمْ

میرے بعد میرے صحابہ کو اعتراض کا نشانہ نہ بنانا۔ میری محبت اس کے دل میں ہو گی تب اس محبت کی وجہ سے میرے یاروں کی محبت اس کے دل میں ہو گی۔

وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِی أَبْغَضَهُمْ

اور جو ان سے بغض رکھے گا تو پہلے میرا بغض اس کے دل میں ہو گا تب میرے یاروں کا بغض اس کے دل میں ہو گا نبی کریم ﷺ نے وضاحت فرما دی کہ جس کو تم نے پرکھنا ہو کہ نبی پاک ﷺ کی محبت اس کے دل میں ہے کہ نہیں۔ اس کے پرکھنے کا طریقہ کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے یاروں کی محبت ہے تو پھر نبی پاک ﷺ کی محبت بھی ہے اگر یاروں کی محبت اس کے دل میں نہیں تو نبی پاک ﷺ کی محبت بھی اس کے دل میں نہیں ہے اگر یہ پرکھنا ہو کہ نبی پاک ﷺ کا بغض اس کے دل میں ہے کہ نہیں تو دیکھ لو کہ صحابہ کا بغض اس کے دل میں ہے کہ نہیں۔ اگر صحابہ سے بغض نہیں تو نبی پاک ﷺ سے بھی بغض نہیں اگر صحابہ سے بغض رکھتا ہے تو یقین کر لو کہ نبی پاک ﷺ سے بھی بغض رکھتا ہے۔ فرمایا:

وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِی،

اور جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔

وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَى اللّٰهَ،

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے میرے اللہ کو تکلیف دی۔

وَمَنْ آذَی اللّٰهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

اور جس نے اللہ کو تکلیف دی اللہ اسے دوزخ کا ایندھن بنادے گا۔

منطقی لحاظ سے یہ قیاس مرکب ہے یہاں سے دو نتیجے نبی کریم ﷺ نے ہمارے سامنے رکھے جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی۔ جس نے مجھے تکلیف دی اس نے میرے اللہ کو تکلیف دی تو نتیجہ کیا نکلا جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس نے میرے اللہ کو تکلیف دی۔ ایک نتیجہ یہ سامنے آیا۔

دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی جس نے اللہ کو تکلیف دی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے تو پھر نتیجہ کیا نکلا جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو تکلیف دی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس نے میرے اللہ کو تکلیف دی۔ دوسرا حکم ساتھ ملاؤ کہ جس نے اللہ کو تکلیف دی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے تو نتیجہ کیا نکلا جس نے میرے یاروں کو تکلیف دی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا۔ اور یہ ہماری کتابوں فضائلِ صحابہ مشکوٰۃ شریف میں حدیث موجود ہے اور شیعہ کتاب کشف الغمہ کے اندر بھی موجود ہے مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهٗ آذَانِهٖ

اے حسن صحابہ کے معاملے میں اللہ سے ڈرنا کیوں! اس لیے کہ نبی پاک ﷺ ان کے بارے میں وصیت فرما گئے ہیں مولائے مرتضیٰ اپنے نورِ نظر لختِ جگر اپنے نائب اور قائم مقام امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت فرمارہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے یاروں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ نبی پاک ﷺ کی یہ وصیت ہے کہ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

میرے یاروں کو تم نے تنقید کا نشانہ نہیں بنانا۔ ان کا معاملہ میں خود نمٹالوں گا۔ تم نے ان کے جواب نہیں دینے نہ ان کی جواب طلبی تم نے کرنی ہے تم اپنے جواب تیار کرو صحابہ سے میں خود جواب طلب کرلوں گا تمہاری ذمہ داری نہیں کہ تم ان کی جواب طلبی کرو۔

اور بڑے افسوس کی بات ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں حکم کیا دیا تھا:

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ

ترجمہ: یہ ایک امت ہے کہ گزر چکی ان کے لیے ہے جو انہوں نے کمایا اور تمہارے لئے ہے جو تم کماؤ اور ان کے کاموں کی تم سے پرسش نہ ہوگی۔

(سورة البقرة آیت:134)

وہ امت گزر گئی ان کے عمل ان کے کام آئیں گے تمہارے عمل تمہارے کام آئیں گے تم سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ انہوں نے کیا کیا ہے تم سے یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کیا ہے ہمیں اپنے اعمال کا جواب تیار کرنا چاہیے تھا مگر وہ ہم بھول گئے ہم صرف ان پر تنقیدیں کرنے کے لیے رہ گئے انہوں نے یہ غلطی کی، یہ کوتاہی کی، وہ غلط کام کیا یہ برا کام کیا ہم صرف ان پر تنقیدیں کرنے کے لیے رہ گئے ہیں حالانکہ نبی کریم ﷺ ہمیں بار بار روک رہے ہیں مولائے مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ روک رہے ہیں اور اپنے نورِ نظر لختِ جگر امام حسن رضی اللہ عنہ کو یہی وصیت کر رہے ہیں کہ نبی پاک ﷺ کے یاروں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرنا۔ نبی پاک ﷺ کی یہ وصیت ہے کہ صحابہ کے معاملے میں تم نے دخل نہیں دینا۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بے شک لڑائی ہوئی مگر حضرت علی پاک رضی اللہ عنہ سے محبت ہمیں زیادہ ہے یا امام حسن رضی اللہ عنہ کو زیادہ ہے حضرت علی رضی اللہ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

عنہ کی شانوں اور مرتبوں سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اچھی طرح آگاہ تھے یا ہم آگاہ ہیں۔ ہمیں پتہ چل گیا کہ جو علی پاک رضی اللہ عنہ سے جنگ لڑے وہ کافر ہوتا ہے امام حسن رضی اللہ عنہ کو پتہ نہ چلا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کافر ہوئے کہ نہیں؟ کیا خیال ہے باپ بیٹا آپس میں دشمن تھے؟ جو بارہ امام مانتے ہیں تو بارہ آئمہ کا راستہ ایک ہے یا الگ الگ ہے اگر ایک راہ ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ تھی امام حسن رضی اللہ عنہ کی صلح ہے تو پھر یہ ایک راستہ کیسے بنا؟

پتہ چلا کہ یہ جنگ غلط فہمی کی بناء پر تھی اس کی کوئی صحیح بنیاد نہیں تھی دین کے اختلاف کی وجہ سے یہ کوئی جنگ نہیں تھی بلکہ غلط فہمی کی بناء پر یہ جنگ ہوئی ہے اور نہج البلاغہ جیسی شیعہ کی معتبر کتاب جو ان کے نزدیک قرآن ثانی ہے اس نہج البلاغہ میں مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد موجود ہے:

وَكَانَ بَدْءُ أَمْرِنَا أَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ

معاملہ ہمارا یہ بنا کہ ہماری شامی حضرات سے جنگ ہوگئی،

وَالظَّاهِرُ أَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ، وَدَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ،

ہمارا رب ایک ہے ہمارا رسول ایک ہے اور ہم دونوں گھر مومن ہیں، مسلمان ہیں۔

لَا نَسْتَزِيْدُهُمْ فِي الْإِيمَانِ بِاللهِ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِهِ، وَلَا يَسْتَزِيْدُونَنَا: اَلْأَمْرُ وَاحِدٌ، إِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ

نہ ہمیں دعویٰ ہے کہ ہم اللہ و رسول پر ایمان کے لحاظ سے ان سے بڑھ کر ہیں اور نہ ان کو دعویٰ ہے کہ ہم اللہ و رسول پر ایمان کے لحاظ سے ان سے بڑھ کر ہیں۔

اَلْأَمْرُ وَاحِدٌ دونوں گھروں کا معاملہ ایک ہے وہ بھی مومن ہم بھی مومن، اللہ کو وہ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

بھی ماننے والے ہم بھی ماننے والے، نبی پاک ﷺ کو وہ بھی ماننے والے ہم بھی ماننے والے۔

وَدَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ مسلمانی میں ہم دونوں گھروں کا دعویٰ ایک ہے نہ ہم اللہ اور اس کے رسول سے ایمان پر ان سے زیادہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں نہ وہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھنے کا ہم سے زیادہ دعویٰ رکھتے ہیں۔

اَلْاَمْرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ

ہمارا معاملہ بالکل ایک ہے ہمارا جھگڑا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ہے۔ (نہج البلاغة (3/ 648)

تو پتہ چلا کہ ایمان کے ارکان میں اختلاف کوئی نہیں مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ ہمارا اور ان کا معاملہ ایک ہے نہ ایمان میں ہم ان سے زیادہ ہونے کے دعوے دار، نہ وہ ایمان میں ہم سے زیادہ ہونے کے دعویدار، ہمارا اور ان کا معاملہ ایک ہے اگر ہمارا جھگڑا ہوا ہے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی وجہ سے ہمارا جھگڑا ہوا ہے۔

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا مطالبہ یہ تھا کہ آپ خلافت کا دعویٰ کرتے ہیں ہم آپ کا ساتھ دیتے ہیں لیکن اگلا خلیفہ بھی تو برحق خلیفہ تھا اس کے قاتل آپ نے ساتھ کیوں رکھے ہوئے ہیں محمد بن ابی بکر آپ کے ساتھ، مالک ابن اُشتر آپ کے ساتھ، باقی باغی محاصرہ کرنے والے آپ کے ساتھ ہیں لہٰذا پہلے ان کے ساتھ کاروائی کریں ہمیں پتہ چلے کہ واقعی آپ امیر عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہیں ان کے حق میں ہیں آپ ان کے خلاف کاروائی کریں تو پھر ہم سمجھیں گے کہ آپ بری الذمہ ہیں اگر قاتلوں کو بھی ساتھ لیے ہوئے ہوں اور یہ بھی کہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ برحق

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

خلیفہ ہیں میں ان کا ہمدرد ہوں غمخوار ہوں اور قاتلوں کو بھی ساتھ رکھیں تو پھر ہم آپ کا دعویٰ کیسے تسلیم کریں۔

ساتھ یہ بات سوچنے والی ہے ہم تو مولائے مرتضیٰ کے مرید ہیں چشتی ہوں قادری ہوں سہروردی ہوں ہم براہ راست مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے مرید ہیں نبی پاک ﷺ کے بعد ہمارے وہ پیر ہیں لیکن صحابہ تو آپس میں بھائی تھے وہ تو آپس میں پیر مرید نہیں تھے اور ہماری کمزوری یہ ہے کہ ہم مرید سمجھتے ہیں جیسے ہماری عقیدت ہے ان کی بھی اسی طرح کی عقیدت ہونی چاہیے۔

میں حضور خواجہ شیخ الاسلام کا مرید ہوں میری عقیدت ان کے ساتھ اور طرح کی ہے ان کا چچازاد بھائی تھا میاں خان اس نے بندوق اٹھالی سیدھا آپ کی طرف چلا گیا لڑنے کے لیے تیار ہو گیا۔ تو برادریوں کا معاملہ الگ ہے مرید اور پیر کا معاملہ الگ ہے ہماری سوچ کا کمزور پہلو یہی ہے کہ ان بھائیوں کے بارے میں ہم اس طرح سوچتے ہیں جس طرح اپنی عقیدت اور ارادت سامنے رکھ کر سوچتے ہیں کہ مولا علی رضی اللہ عنہ کی یہ شان ہے مولا علی رضی اللہ عنہ کا یہ مرتبہ اور مقام ہے ہم یہاں ہی پابند کر دیتے ہیں کہ انہیں بھی چاہیے تھا کہ وہ اپنے آپ کو مرید ظاہر کریں مولا علی کو پیر مانیں ان کا معاملہ الگ ہے وہ بھائیوں کا آپس کا معاملہ ہے ہمارا معاملہ الگ ہے کہ ہم مرید ہیں وہ ہمارے پیر ہیں تو مرید پیر کا آپس میں اور تعلق ہے بھائیوں کا آپس میں اور تعلق ہے اس لیے ان کو اس ترازو پہ پر کھنا کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ میں عثمان کے خون سے بری ہوں لیکن قاتل آپ کے ساتھ ہیں یا قاتلوں کو سزا دیں پھر آپ کا دعویٰ عملی طور پر سچا ثابت ہو گا یا پھر قاتل ہمارے حوالے کریں اس قسم کی بنیادیں تھیں جس میں ہم غلاموں کا عقیدہ ہے کہ مولا مرتضیٰ کا نظریہ ٹھیک ہے آپ حق پر ہیں لیکن غلط فہمی کا کوئی پہلو موجود تھا کہ نہیں؟

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

آپ اپنے انصاف سے بتائیں ایک بندہ دعویٰ کرے کہ میں فلاں کا قاتل نہیں اور قاتلوں کو وہ ساتھ بھی لیے پھر رہا ہو تو پھر آپ یہ سمجھیں گے کہ نہیں۔ اگر اس نے قتل نہیں کیا تو پھر اس نے کوئی مشورہ ضرور کیا ہو گا قاتلوں کو جو ساتھ لیے پھر رہا ہے صلاح مشورہ کر رہا ہے ان کو زیر سایہ رکھے ہوئے ہے اگر قاتل نہیں تو کم از کم مشورہ دینے والا تو ہے قاتلوں کی پشت پناہی کرنے والا تو ہے ہی۔ تم یہ اعتراض نہیں کرتے تو غلط فہمی کے پہلو وہاں موجود تھے کہ نہیں؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھائی کے سر اور داڑھی کے بال ویسے ہی پکڑ لیے یہی سمجھا کہ انہوں نے کمزوری ظاہر کی ہے اگر موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام کے موجود ہوتے ہوئے شرک ہو گیا اس مغالطے میں مبتلا ہو سکتے ہیں کہ میرے بھائی کی کمزوری ہے انہوں نے دفاع نہیں کیا۔ شرک سے انہوں نے نہیں روکا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو مغالطہ لگ سکتا ہے کہ ہارون نے بے پرواہی کی ہے سستی کا مظاہرہ کیا ہے تب ہی یہ شرک ہو گیا ہے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ مغالطہ نہیں لگ سکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بے پرواہی کی ہے تب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام کو یہ مغالطہ ہو سکتا ہے کہ اگر ہارون علیہ السلام دخل دیتے تو شرک نہ ہوتا ان کی بے پرواہی کی وجہ سے شرک ہو رہا ہے اگر یہ مغالطہ موسیٰ علیہ السلام کو اپنے بھائی اور پیغمبر کے بارے میں ہو سکتا ہے جن کو رب نے خود پیغمبر بنایا ان کے بارے میں مغالطہ ہو سکتا ہے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام میں بیٹھے ہیں مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مدینہ پاک میں بیٹھے ہیں پھر وہاں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مغالطہ نہیں لگ سکتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جیسا شیر خدا

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

لَا فَتٰی إِلَّا عَلِی وَلَا سَیْفَ إِلَّا ذُو الْفِقَار وہ دخل دیتے تو عثمان رضی اللہ عنہ کس طرح شہید ہوتے اس لیے غلط فہمی کی بنیادیں موجود ہیں اگرچہ مولا علی رضی اللہ عنہ برحق ہیں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خطا اجتہادی کے مرتکب ہیں لیکن مغالطے کی وجوہات موجود ہیں بنیادیں موجود ہیں اس لیے ان کو سمجھنا کہ وہ کافر ہو گئے ہیں دائرہ اسلام سے نعوذ باللہ نکل گئے ہیں یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے صرف ان پر نہیں بلکہ اپنی جان پر بھی ظلم ہے اور امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ حقیقت کھول کر بتادی کہ یہ کفر اسلام کی جنگ نہیں تھی خونِ عثمان رضی اللہ عنہ کی غلط فہمی کی بناء پر جنگ تھی اس لیے انہوں نے صلح کر کے نبی پاک ﷺ کی امت کی لڑائی بند کرادی۔

نبی کریم ﷺ کا غیب کی خبر دینا:

نبی کریم ﷺ کی طرف سے بچپن میں ان کو یہ اعزاز دیا گیا اور نبی پاک ﷺ نے غیب کی خبر پہلے دے دی آپ ﷺ نے ان کو منبر پہ ساتھ بٹھایا۔

نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے ہیں ایک نظر ان پر ہے ایک نظر مجمع پر ہے لوگ حیران ہوئے چھوٹا سا بچہ ہے آدھی توجہ اس بچے کی طرف ہے آدھی توجہ مجمع کی طرف ہے۔ کون سی وجہ ہے کہ نبی پاک ﷺ اس پر اتنے مہربان ہیں نبی کریم ﷺ نے ان کی حیرانگی کا جب یہ سبب معلوم کیا تو فرمایا تمہیں پتہ نہیں یہ میرا بچہ آج چھوٹا سا نظر آرہا ہے اس نے بڑے ہو کر کتنا بڑا کارنامہ سرانجام دینا ہے فرمایا:

إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَظِيْمَتَيْنِ

میرے اس عظیم بچے کے ذریعے اللہ مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے اندر صلح کرادے گا۔ ان کی لڑائی بند ہو گی کشت و خون بند ہو گا امام حسن رضی اللہ عنہ نے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

اپنی حکومت کی قربانی دے کے نبی پاک ﷺ کی اس غیبی خبر کو سچا کر دیا اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے حکومت کر کے مسلمانوں کی جمیعت کو قائم کیا اتفاق و اتحاد کو قائم کیا اور آپس میں لڑائیوں کا سلسلہ بند ہوا پھر فتوحات کا سلسلہ نئے سرے سے شروع ہو گیا۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ کارنامہ نبی کریم ﷺ نے پہلے بیان کر دیا کہ یہ لڑتے ہوئے دو گروہوں میں صلح کرائیں گے اور نبی پاک ﷺ نے ان دونوں لشکروں کو مسلمان فرمایا کہ وہ دونوں لشکر مسلمان ہوں گے عظیم بھی ہوں گے مسلمان بھی ہوں گے میرا یہ بچہ ان کے درمیان صلح کرا دے گا وہ لڑنے والے دو لشکر کون سے ہیں ایک حضرت علی اور دوسرا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کا لشکر امام حسن رضی اللہ عنہ کے دور میں صلح ہو گئی لڑائی کا سلسلہ بند ہو گیا نبی کریم ﷺ نے پینتیس چھتیس سال پہلے اس غیب کو جان لیا اور اس غیب کی خوشخبری دے دی اور اس بچے کی وجہ سے سرکار ﷺ کی غیبی خبر پوری ہونی تھی اور اس بچے نے دریا دلی کا مظاہرہ کر کے، عالی ہمت کا مظاہرہ کر کے صلح کرانی تھی اس کی داد اور تحسین پہلے فرما دی۔

لوگ کہتے ہیں کہ نبی کل کی بات نہیں جانتا تیس سال نبی کریم ﷺ کے وصال کے بعد امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کی اور یہ واقعہ سرکار ﷺ کے وصال سے پانچ چھ سال پہلے کا ہے پینتیس چھتیس سال پہلے نبی پاک ﷺ نے جان لیا کہ میرے بیٹے نے کیا کارنامہ سرانجام دینا ہے اور میری امت کے بہتے خون کو کس طریقے سے اس نے بند کرنا ہے اس وجہ سے پہلے آپ ﷺ عزت افزائی فرما رہے ہیں ایک تو اس حدیثِ پاک سے نبی پاک ﷺ کا علمِ غیب ثابت ہوا۔ دوسرا یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ امام حسن رضی اللہ عنہ دنیاوی لالچ سے، عہدوں کی حرص سے، اقتدار کی خواہشات سے مکمل طور پر پاک ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے ان کی بلند حوصلگی، بلند ہمتی پہلے بیان

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کر دی کہ یہ دنیاداری کے درپے نہیں ہیں بلکہ میری امت کو بسانے کے درپے ہوں گے اور ان کے خون کی حفاظت کرنے والے ہوں گے یہ شان امام حسن رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ نے بیان کر دی تو پتہ چلا یہ صلح کرانا نبی کریم ﷺ کو پسند تھا ناپسند نہ تھا۔ صلح کس کے ساتھ ہوئی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی لڑائی بند ہو گئی آپ نے حکومت چھوڑ دی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دی اگر امام حسن کی نظر میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کافر ہیں بے دین ہیں تو کیا امام حسن رضی اللہ عنہ نے اچھا کام کیا یا غلط کام کیا؟ نبی پاک ﷺ کی امت کو ایک کافر کے حوالے کر دینا، بے دین کے حوالے کر دینا کیا یہ اچھی بات ہے پھر نبی پاک ﷺ نے اسے پسند کیا کہ نہیں۔ کیا پتہ چلا امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ اقدام اچھا تھا تب ہی ان کی بات کو آقا ﷺ نے پسند فرمایا۔

لہٰذا امام حسن رضی اللہ عنہ کے اس عمل کو سامنے رکھ کے یہ فیصلہ کیا جا سکتا ہے کہ امیر معاویہ اور مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہما کی جنگ کفر اسلام کی جنگ نہیں تھی یہ صرف غلط فہمی کی بناء پر جنگ شروع ہو گئی۔

یہ بات قابلِ غور ہے کہ دس سال تک حضرت امام حسن امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کی حکومت کے دوران زندہ رہے اور بیس سال حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت میں حیات رہے لیکن ان دس سالوں میں نہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی نہ بیس سالوں میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے مخالفت کی۔ امام حسین رضی اللہ عنہ میدان میں آئے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بعد آئے یزید کے دورِ حکومت میں آئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں امام حسین رضی اللہ عنہ نے ان کے خلاف کوئی قدم نہیں اُٹھایا اگر یزید کی طرح امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کی نظروں میں تھے تو پھر امام حسین رضی اللہ عنہ نے دس سال پہلے ہی کربلا کیوں نہ بنا دیا یہ دس سال حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے پیچھے کیوں انتظار میں رہے جب امام حسن رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو آپ سامنے آجاتے کہ میرے بھائی کے بعد میری حکومت ہے لہٰذا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کو قبول نہیں کرتا میں ان کے خلاف لڑتا ہوں دونوں شہزادوں نے مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے محبوب بیٹے ہونے کے باوجود امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو تسلیم کیا خلافت ان کے حوالے کی اور ان کے دورِ حکومت میں وظائف لیتے رہے اور اس پر اپنا گزارہ چلاتے رہے۔

رزق کی کشادگی کا وظیفہ:

اگر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت ہی ناجائز ہے تو اس میں سے وظیفے لینا کیا جائز ہیں؟ اگر حکمران ہی ناجائز ہے ظالم ہے اس سے وظیفے لینے کیا حلال ہیں؟ امام حسن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ بروقت نہ پہنچا تو آپ چونکہ بڑے سخی تھے مقروض ہو گئے تو پریشان ہوئے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھنے کا ارادہ کیا کہ جلدی میرے وظیفے دے دو۔ دوپہر کو سوئے نبی کریم ﷺ نے دیدار کرایا فرمایا حسن کیا خیال ہے پیسوں سے تنگ ہو کر اب خط لکھ رہے ہو کہ مجھے پیسے چاہییں کہ بھیجو فرمایا یہ وظیفہ پڑھ پیسے خود تیرے پاس چل کے آئیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ ، وَاقْطَعْ رَجَائِي عَنْ مَّنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ ، اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي ، وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي ، وَلَمْ تَنْتَهِ إِلَيْهِ رَغْبَتِي ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي ، وَلَمْ يَجْرِ عَلٰى لِسَانِي مِمَّا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ مِنَ الْيَقِينِ ، فَخُصَّنِي بِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

یہ دعا سکھائی۔ یہ دعا کرو گے تو تمہیں کسی سے مانگنے کی یا درخواستیں دینے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ : أَضَاقَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ , وَكَانَ عَطَاؤُهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مِائَةَ أَلْفٍ ، فَحَبَسَهَا عَنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي إِحْدَى السِّنِينَ فَأَضَاقَ إِضَاقَةً شَدِيدَةً ، قَالَ : فَدَعَوْتُ بِدَوَاةٍ لِأَكْتُبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ لِأُذَكِّرَهُ نَفْسِي , ثُمَّ أَمْسَكْتُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : كَيْفَ أَنْتَ يَا حَسَنُ فَقُلْتُ : بِخَيْرٍ يَا أَبَةُ ، وَشَكَوْتُ إِلَيْهِ تَأَخُّرَ الْمَالِ عَنِّي ، فَقَالَ : أَدَعَوْتَ بِدَوَاةٍ لِتَكْتُبَ إِلَى مَخْلُوقٍ مِثْلِكَ تُذَكِّرُهُ ذَلِكَ قُلْتُ : نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ : قُلِ : اللَّهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ ، وَاقْطَعْ رَجَائِي عَمَّنْ سِوَاكَ حَتَّى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ ، اللَّهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي ، وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي ، وَلَمْ تَنْتَهِ إِلَيْهِ رَغْبَتِي ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي ، وَلَمْ يَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِمَّا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنَ الْيَقِينِ ، فَخُصَّنِي بِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ , قَالَ : فَوَاللهِ مَا أَلْحَحْتُ بِهِ أُسْبُوعًا حَتَّى بَعَثَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَخَمْسِ مِائَةِ أَلْفٍ ، فَقُلْتُ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَا يَنْسَى مَنْ ذَكَرَهُ ، وَلَا يُخَيِّبُ مَنْ دَعَاهُ ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَنَامِ ، فَقَالَ : يَا حَسَنُ , كَيْفَ أَنْتَ فَقُلْتُ : بِخَيْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ، وَحَدَّثْتُهُ حَدِيثِي ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ , هَكَذَا مَنْ رَجَا الْخَالِقَ ، وَلَمْ يَرْجُ الْمَخْلُوقَ .

امام بیہقی اور ابن عساکر نے بہ طریق ابو المنذر ہشام بن محمد از والد خود روایت بیان کی کہ انہوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما تنگ دست ہو گئے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

حالانکہ ان کا سالانہ وظیفہ ایک لاکھ درہم انہیں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) سے ملتا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ایک سال وظیفہ نہ دیا تو آپ کو بڑی تنگی کا سامنا کرنا پڑا۔ کہا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے قلم دوات منگوائی تا کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھوں اور اپنی کیفیت کے بارے یاد دہانی کراؤں پھر آپ (یہ لکھنے سے) رک گئے چنانچہ انہوں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسن! تم کیسے ہو؟ عرض کی بابا جان خیریت سے ہوں اور پھر میں نے مال کے ملنے کی تاخیر کی آپ ﷺ سے شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے دوات اس لیے منگوائی تھی کہ تم اپنے جیسی مخلوق کی طرف طلب مال کے لیے خط لکھو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں یارسول اللہ! فرمایئے ۔ پھر میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اقْذِفْ فِي قَلْبِي رَجَاكَ ، وَاقْطَعْ رَجَائِي عَنْ مَنْ سِوَاكَ حَتّٰى لَا أَرْجُو أَحَدًا غَيْرَكَ ، اَللّٰهُمَّ وَمَا ضَعُفَتْ عَنْهُ قُوَّتِي ، وَقَصُرَ عَنْهُ عَمَلِي ، وَلَمْ تَنْتَهِ إِلَيْهِ رَغْبَتِي ، وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي ، وَلَمْ يَجْرِ عَلَى لِسَانِي مِمَّا أَعْطَيْتَ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مِنَ الْيَقِينِ ، فَخُصَّنِي بِهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

اے اللہ میرے دل میں اپنی ذات کی امید پیدا کر دے اور میری امید کو اپنے سوا کسی سے امید رکھنے میں توڑ دے، حتیٰ کہ میں تیری ذات کے سوا کسی سے امید نہ لگاؤں۔ اے اللہ میری قوت کو کمزور نہ ہونے دینا اور میرے عمل کو اس سے کم نہ کرنا اور نہ میری رغبت اس کی انتہاء تک پہنچی ہے اور نہ ہی میرا سوال اس تک پہنچا ہے اور نہ ہی میری زبان پر وہ کچھ جاری ہوا جو تو نے اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا فرمایا ہے۔ سو مجھے اپنے اس انعام سے اے رب العالمین خاص فرمالے۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے التجا کرتے ہوئے ابھی ایک ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پندرہ لاکھ بھجوا دیے۔ تو میں نے کہا: تمام تر تعریفیں اس اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہیں جو اس شخص کو نہیں بھولتا جو اسے یاد کرے اور کسی دعا کرنے والے کو مایوس نہیں کرتا پھر میں نے حضور ﷺ کی خواب میں زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حسن کیسے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! خیریت سے ہوں اور اپنا حال آپ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے بیٹے! اسی طرح جو شخص اپنے خالق سے امید لگاتا ہے وہ مخلوق سے کوئی امید نہیں رکھتا۔

(سنن ترمذی:3419،تاریخ الخلفاء:148/1)

نبی کریم ﷺ نے یہ دعا سکھائی یہ پڑھا کرو تمہیں کسی سے مانگنے کی ضرورت ہی نہیں رہے گی نبی کریم ﷺ کو یہ تو پتہ چل گیا کہ میرا بیٹا حسن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پیسوں کے لیے خط لکھ رہا ہے یہ پتہ نہ چلا کہ خلافت دے دی ہے۔ اس وقت کیوں نہ روکا کہ خلافت کیوں اس کو دے رہے ہو پتہ چلا نبی کریم ﷺ کو یہ اقدام پسند ہے اس پر راضی ہیں اس لیے وہاں نہیں روکا جب پیسے مانگنے کا معاملہ آیا پھر فرمایا کہ تم میری نسل ہو کر لوگوں سے درخواست کر رہے ہو اگر درخواست دینی ہے تو اللہ کے آگے پیش کرو جب یہ وظیفہ پڑھا تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے چار گنا وظیفہ زیادہ کر دیا جہاں ایک لاکھ بھیجنا تھا وہاں چار لاکھ اور بھیج دیا نبی کریم ﷺ پھر خواب میں ملے فرمایا بیٹا پیسے ملے ہیں کہ نہیں حضور مل گئے ہیں فرمایا جو اللہ پہ نظر رکھتا ہے اللہ اس کی اسی طرح حاجات پوری فرماتا ہے۔

نبی کریم ﷺ مکمل طور پر باخبر ہیں میرا بیٹا کیا کر رہا ہے صلح کر رہا ہے اگر پسند نہیں تھی تو نبی کریم ﷺ ڈانٹتے تنبیہ کرتے لیکن آپ نے اس پر اعتراض نہیں

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کیا آپ تو پہلے یہ خوشخبری سنا چکے ہیں کہ میرا یہ بیٹا عالی ہمت بلند حوصلے والا ہے اس نے اپنی حکومت کے لیے لوگوں کو نہیں مروانا عورتوں کو بیوہ نہیں بنانا بچوں کو یتیم نہیں بنانا بلکہ قربانی دے کے میری امت کی خونریزی کو بند کروائے گا اس لیے فرمایا إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ میرا یہ بیٹا سردار ہے سرداریاں کئی ہوتی ہیں جو ذاتی لالچ کرے وہ سردار نہیں وہ تو منگتا ہوا جو اس طرح کی قربانیاں دے سردار وہ ہے اس لیے فرمایا میرا یہ بیٹا سردار ہے اللہ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح کرادے گا دونوں جماعتوں کو نبی کریم ﷺ نے مسلمان فرمایا اور امام حسن رضی اللہ عنہ کا یہ اعزاز بیان کیا کہ ان کے ذریعے سے یہ لڑائی ختم ہو گی اور دونوں کے درمیان صلح ہو گی۔

اس سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایمان میں کوئی خلل ہوتا تو امام حسن رضی اللہ عنہ کبھی صلح نہ کرتے امام حسین رضی اللہ عنہ کبھی ان کے خلاف قدم اُٹھانے سے باز نہ رہتے خاموش نہ رہتے میدان میں آتے اور کربلا بیس سال بعد میں نہ بنتا بلکہ بیس سال پہلے کربلا بن جاتا لہٰذا دونوں شہزادوں کا چپ رہنا صلح کرنا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایمان کے اندر اور اعمالِ صالح کے اندر ان کو کوئی خلل نظر نہیں آیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا:

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلَىٰ سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ

جو متقی لوگ ہیں وہ جنّات کے اندر داخل ہوں گے اور ہم ان کو کیا کہیں گے۔

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ (سورۃ الحجر آیت:46)

ہماری سلامتی کے ساتھ جنّت میں داخل ہو جاؤ تمہارے لیے امن ہی امن ہے خطرے والی کوئی بات ہے ہی نہیں۔ خطرے، اندیشے دلوں سے نکال دو۔ نہ کوئی عذاب، نہ کوئی مواخذہ، نہ کوئی بیماری اور نہ کوئی تکلیف ہر چیز سے تمہاری خلاصی ہو

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

گئی۔ اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ جنت میں داخل ہو جاؤ سلامتی کے ساتھ اور امن کی حالت کے اندر۔ آگے فرمایا: وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں جو کینے، دشمنیاں اور عداوتیں ہوں گی وہ ہم آمنے سامنے بٹھا کے ان کے دلوں سے دور کر دیں گے۔

وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِيْنَ

جنت کی کرسیوں پر آمنے سامنے بٹھا کر ان کو جو ان کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف رنجشیں ہوں گی غصہ اور شکوے گلے ہوں گے وہ ہم دور کرا دیں گے ان کو آپس میں باہم شیر و شکر کر دیں گے مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یہ میرے اور جنہوں نے مجھ سے اختلاف کیا ہے ان کے حق میں نازل ہوئی ہے جنت میں ہم آمنے سامنے بیٹھ کر صلح کر لیں گے ہماری لڑائیاں اللہ خود ختم کروا دے گا اللہ دونوں گھروں کو پہلے جنت میں داخل کرے گا۔

یہ نہیں کہے گا کہ علی پاک تو داخل ہو جائیں لیکن دوسرے کھڑے رہیں۔ نہیں بلکہ پہلے صلح ہو جائے پھر ان کو جنت میں داخل کریں گے اللہ دونوں گروہوں کو جنت میں بھیج دے گا آمنے سامنے جنت میں کرسیوں پر بٹھا کے پھر ان کی آپس میں صلح کرائے گا جن کی اہمیت اتنی ہے کہ اللہ اپنی جنت میں بلا کے کرسیوں پہ بٹھا کے خود ان کی شکر رنجی دور کر رہا ہے ہم ان کے معاملے میں دخل دیں کسی فریق پر تبرے کریں ہم ان کی بے ادبی گستاخی کریں اپنا بیڑا غرق کرنا ہے کہ نہیں؟ جب اللہ کے نزدیک ان کی اہمیت یہ ہے دونوں گھروں کو جنت میں بلا کے کرسیوں پہ بٹھا کے اللہ خود ان کی رنجشیں دور کرا دے گا ان کو باہم شیر و شکر کر دے گا ہمارا وہاں پہ دخل دینا غلط ہے کہ نہیں ہماری حیثیت ہی کیا ہے؟ ہم کیا کارنامے سرانجام دے رہے ہیں ان پاک

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

ہستیوں کے معاملے میں دخل دے رہے ہیں جو اللہ کو اتنے پیارے ہیں کہ اللہ پاس بلا کے جنت میں بٹھا کے خود ان کی صلح کرائے۔

مقتول کے ورثاء کو سلطنت کا عطا کیا جانا:

اللہ تعالیٰ کا ایک اور وعدہ بھی ہے۔

وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا

(سورۃ الاسراء آیت:33)

جس بندے پر ظلم ہو اور وہ ظلم کا نشانہ بنتے ہوئے قتل ہو جائے تو ہم نے اس کے ولیوں کو سلطنت عطا کر دی ہے قدرت وطاقت عطا کریں گے تاکہ وہ اپنے مظلوم مقتول کا بدلہ لے سکیں۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے چچیرے بھائی ہیں پھر اللہ نے ان کو حکومت دینی ہی ہے کیونکہ اللہ کا اعلان ہے جو ظلم کا نشانہ بن کے قتل ہو ہم اس کے ولیوں کو حکومت عطا کریں گے تاکہ وہ بدلہ وصول کریں۔ لہٰذا اللہ نے حکومت سب سے جدا عطا کی۔ بیس سال بطور گورنر بیس سال عالم اسلام کے خلیفے چالیس سال امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حکومت کی پورے عالم اسلام کے سربراہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دس سال اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بارہ سال لیکن ان کو اللہ نے بیس سال حکومت عطا فرمائی۔

اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ظلماً شہید ہوئے انہوں نے میدانِ جنگ چھوڑ دیا مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لڑنے سے باز آگئے جنگ چھوڑ کر چلے گئے راستے میں نماز پڑھ رہے تھے سجدے میں گئے کسی ظالم نے ان کو شہید کر دیا تو اللہ نے ان کے بیٹے حضرت عبد اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو حکومت عطا کر دی انہوں نے اپنے باپ کے بدلے وہاں وصول کیے تو پتہ چلا کہ جب اللہ رب العزت کا یہ وعدہ ہے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کہ جو بھی حالت ظلم میں قتل ہو گا ہم اس کے ولی کو حکومت دیں گے وہ اپنے مقتول کا بدلہ لے سکیں گے۔

تو قرآن مجید کی ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ ان لڑائیوں کی وجہ سے ان حضرات کے خلاف اس قسم کا فتویٰ لگانا ان کے ایمان پر حملہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ پندرہ احادیث اس بارے میں آپ کو پہلے عرض کر چکا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پہلی مرتبہ حنین کی جنگ میں شامل ہوئے جب حنین کی جنگ میں وقتی طور پر پسپائی اختیار کرنی پڑی نبی کریم ﷺ نے اللہ کی بارگاہ میں دعا کی تو کیا کی شیعہ کی تفسیر کافی اور تفسیر قمی میں یہ روایت موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آسمان کی طرف سر اُٹھا کر عرض کی۔

اَللّٰھُمَّ اِنْ تَھْلِكْ ھٰذِہِ الْعِصَابَةُ لَمْ تُعْبَدْ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ لَّا تُعْبَدَ لَا تُعْبَدْ

خدایا یہ بارہ ہزار کی جماعت جو میں نے میدانِ جنگ میں لا کر جنگ کی بھٹی میں جھونک دی ہے یہ ہلاک ہو گئے تو پھر تیری قیامت تک عبادت نہیں ہو گی اگر اپنی عبادت نہیں کرانا چاہتا تو ان کو ہلاک کر اگر اپنی عبادت کرانا چاہتا ہے تُو ان کو بچا۔ نبی پاک ﷺ کی نظروں میں جو قیامت تک اسلام باقی رہنا ہے اس کا دارومدار صحابہ کرام علیہم الرضوان ہوئے کہ نہیں؟ آج جو ہمیں اسلام نصیب ہے اور لوگ مومن ہونے کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں یہ ساری برکت ہے تو ان بارہ ہزار کی برکت ہے جن کے بارے میں نبی پاک ﷺ کا نظریہ ہے جو اللہ کے آگے ظاہر کر رہے ہیں کہ میرے نظریے کے مطابق قیامت تک کی عبادت کا دارومدار ان کی بقاء پر ہے اگر ان کو باقی رکھے گا تو تیری عبادت ہوتی رہے گی اگر یہ شہید ہو گئے تو قیامت تک تیری عبادت نہیں ہو گی اب جو مرضی ہے کر دے تو نبی کریم ﷺ کی نگاہِ اقدس کے اندر

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

یہ بارہ ہزار کی جماعت مدارِ اسلام ہے مدارِ توحید ہے اور نبی پاک ﷺ پر ایمان لانے کا دارومدار ان کے اوپر ہے ان میں حضرت امیر معاویہ، جناب ابو سفیان اور یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں۔

یہاں سے بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان کھل کے سامنے آگئی یہ روایت جو میں نے عرض کی مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

وَكَانَ بَدْءُ أَمْرِنَا أَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَوْمُ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ، وَالظَّاهِرُ أَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ، وَدَعْوَتَنَا فِي الْإِسْلَامِ وَاحِدَةٌ، لَا نَسْتَزِيدُهُمْ فِي الْإِيمَانِ بِاللهِ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِهِ، وَلَا يَسْتَزِيدُونَنَا: اَلْأَمْرُ وَاحِدٌ، إِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيهِ مِنْ دَمِ عُثْمَانَ، وَنَحْنُ مِنْهُ بَرَاءٌ

ہمارا اور اہل شام کا آپس میں اختلاف ہو گیا ہمارا رب ایک ہے نبی ایک ہے اسلام ایک ہے نہ ہم ایمان میں ان سے زیادہ ہونے کے دعویدار ہیں نہ وہ ہم سے ایمان میں زیادہ ہونے کے دعویدار ہیں ہمارا ایمان اسلام کا معاملہ ایک ہے اور اختلاف ہمارا ہے تو خونِ عثمان رضی اللہ عنہ میں ہے اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

بلکہ مولا علی رضی اللہ عنہ اپنے مخالفین کے بارے میں کیا کہتے ہیں اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے مخالف ہو گئے ہیں جس طرح میں نے آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے۔

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا

اگر مومنین کی دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو صلح کراؤ اور

فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللهِ [سورۃ الحجرات آیت:9]

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ
مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں لہٰذا ان کی صلح کرایا کرو۔

(سورة الحجرات آیت:10)

بالکل یہی مضمون اس روایت میں آگیا کہ مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام محمد باقر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ اپنے کسی مخالف لڑنے والے کو نہ مشرک کہتے تھے نہ منافق کہتے تھے بلکہ کیا فرماتے تھے۔

إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا وہ ہمارے بھائی ہیں جو ہمارے مخالف بن گئے ہیں۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے فضائل مولائے مرتضیٰ کی زبانی میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ آپ نے امام حسن رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ اے حسن نبی کریم ﷺ کے یاروں کے بارے میں اللہ سے ڈرنا کیونکہ نبی پاک ﷺ کی ان کے بارے میں وصیت ہے کہ ان کو تم نے کچھ نہیں کہنا۔

قریش کا مرتبہ ومقام:

انصار ومہاجرین کا آپس میں مناظرہ ہو رہا تھا مہاجرین نے اپنی شانیں بیان کیں انصار نے اپنی شانیں بیان کیں مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ موجود ہیں آخر میں آپ نے فیصلہ دیا کہ جو مہاجرین نے اپنی شانیں بیان کیں مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے تسلیم کیں انہوں نے اپنی شان میں کیا کہا تھا کہ ہم قریشی ہیں تو نبی پاک ﷺ کا کیا فرمان ہے الْأَئِمَّةُ مِنَ الْقُرَيْشِ کہ امام، خلیفے قریش سے ہو سکتے ہیں اور کسی قوم سے نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح نبی پاک ﷺ کا فرمان ہے: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ آئمۃ العرب لوگ قریشیوں کے تابع ہیں اور قریشی عربوں کے امیر ہیں اور حکمران ہیں۔ قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَلَا تَقَدَّمُوهَا قریشی کے آگے نہ چلو بلکہ ان کو اپنا امام بناؤ ان کے پیچھے چلو تمہیں آگے لگنے کی اجازت نہیں۔ نبی پاک ﷺ نے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

فرمایا: مَنْ اَبْغَضَ قُرَیْشًا اَبْغَضَهُ اللهُ جو کسی قریشی سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھے گا۔ (مسند احمد)

مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللهُ

جو کسی قریشی کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو ذلیل کرے گا۔[14]

کیا خیال ہے امیر معاویہ اور ابو سفیان رضی اللہ عنہما یہ قریشی ہیں کہ نہیں۔ اب جو ان کی شان کا انکار کرتا ہے ان کی بے عزتی کرتا ہے ان کی ہتک کرتا ہے تو نبی پاک ﷺ کے فرمان کی رو سے شیعہ کی کتاب احتجاج طبرسی میں مذکور اس روایت کی رو سے اللہ اس کو ذلیل کرے گا کہ نہیں۔

مَنْ أَهَانَ قُرَيْشًا أَهَانَهُ اللهُ

جو قریش کی اہانت کا ارادہ کرے گا اللہ اس کو ذلیل اور خوار کرے گا۔

(سنن ترمذی:3905،مسند احمد:1590،مستدرک علی الصحیحین :74/4،الفصل للوصل المدرج في النقل رقم الحديث:867)

آخر میں مولائے مرتضیٰ نے اپنا فیصلہ دیتے ہوئے کیا فرمایا:

14: عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : قِيلَ لِلنَّبِيِّ : إِنَّ فُلَانًا الثَّقَفِيَّ قُتِلَ ، وَقَدْ كَانَ أَسْلَمَ ، فَقَالَ : أَبْعَدَهُ اللهُ، إِنَّهُ كَانَ يُبْغِضُ قُرَيْشًا

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے کہا گیا کہ فلاں ثقفی قتل کر دیا گیا اور وہ اسلام لے آیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اسے بعید رکھے وہ قریش سے بغض رکھتا تھا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:لَا يَزَالُ الدِّينُ وَاصِبًا مَا بَقِيَ مِنْ قُرَيْشٍ عِشْرُونَ رَجُلًا

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ قریش سے بیس آدمی بھی باقی ہیں تو دین اسی طرح بڑھتا رہے گا۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

مَا مِنَ الْحَيَّيْنِ اَحَدًا اِلَّا وَقَدْ ذَكَرَ فَضْلًا وَقَالَ حَقًّا

دونوں گھروں نے جو اپنی فضیلت بیان کی ہے دونوں گھروں نے برحق بیان کی ہے میں دونوں کی تصدیق کرتا ہوں تو قریش نے اپنی شانیں جو نبی پاک ﷺ کی زبانی تھیں وہ بیان کیں مولائے مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ان کی تصدیق فرمائی۔

فرمانِ امام حسن میرے لیے امیر معاویہ بہتر ہیں:

امام حسن رضی اللہ عنہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا فرماتے ہیں احتجاج طبرسی کے حوالے سے۔

فَقَالَ اَرٰى وَاللهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ خَيْرٌ لِّي مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ لِيْ شِيْعَةٌ اِبْتَغَوْا قَتْلِيْ وَانْتَهَبُوْا ثَقْلِيْ وَاَخَذُوْا مَالِيْ

آپ فرماتے ہیں اللہ کی قسم معاویہ مجھے ان شیعوں سے بہتر ہیں۔ احتجاج طبرسی صفحہ 290 کی روایت ہے ان لوگوں کی نسبت جو میرے شیعہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں انہوں نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اِبْتَغَوْا قَتْلِيْ میرے قتل کرنے کے درپے ہیں وَانْتَهَبُوْا ثَقْلِيْ میرا مال انہوں نے لوٹ لیا ہے اور میرا سامان انہوں نے مجھ سے چھین لیا ہے۔

امام حسن رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر زہر سے بجھا ہوا نیزہ مار کر آپ کو زخمی کیا جس مصلّے پر آپ بیٹھے تھے وہ بھی آپ کے نیچے سے کھینچ لیا جو درہم دینار آپ کے پاس تھے وہ بھی لے لیے۔ پروگرام یہ تھا کہ ان کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دو ان کی حکومت ختم کر دو اس وقت آپ نے سوچا کہ ان لشکریوں کے ذریعے میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے لڑ کر بے عزت ہونا ہے تو میں خود ہی کیوں نہ صلح کر کے حکومت ان کے حوالے کر دوں لہٰذا یہ لوگ اوپر سے بڑے مومن بڑے محب اندر سے کاروائی یہ تھی اور یہی وجہ ہے کہ جب امام حسین رضی اللہ عنہ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

نے کوفے کی طرف منہ کیا تو لوگوں نے یہ نہیں کہا کہ یزید اچھا ہے آپ اس کی مخالفت نہ کریں انہوں نے کیا کہا کہ کوفے والوں پر اعتبار نہ کرنا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی کہا ہے کہ کوفے والوں پر اعتبار نہ کریں انہوں نے آپ کے والد اور بھائی سے وفا نہیں کی آپ کے ساتھ وفا کس طرح کریں گے۔

اس لیے امام حسن رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ ان محبوں میں میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جنگ لڑنی ہے ان سے تو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میرے لیے اچھے ہیں وہ میری اس طرح کی عداوت نہیں کر سکتے جس طرح یہ کر رہے ہیں لہٰذا قسم اُٹھا کر فرمایا کہ میرا عقیدہ کیا ہے۔

اَنَّ مُعَاوِيَةَ خَيْرٌ لِّي مِنْ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَزْعَمُوْنَ اَنَّهُمْ لِيْ شِيْعَةٌ

اللہ کی قسم معاویہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی نسبت بہت اچھا ہے جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں جو میرے قتل کے درپے ہیں میرا سامان لوٹ رہے ہیں۔

ایک بندہ چوری کرے اس کے گھر سے سامان ملتا ہے کہ نہیں۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کے گھوڑے، زرہیں کس کے گھر سے مل رہی ہیں پھر چور ہونا تو ثابت ہو گیا امام حسن رضی اللہ عنہ بھی یہی کہتے ہیں انہوں نے ہمارا مال لوٹ لیا۔ ایک بندہ میدانِ کربلا میں رو بھی رہا ہے حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی بالیاں بھی اتار رہا ہے انہوں نے فرمایا تو روتا کیوں ہے آپ کا محب اور غلام ہوں اس لیے فرمایا پھر میرا یہ زیور کیوں اُتار رہا ہے کہا کسی اور نے جو اُتارنے ہیں تو میں غلام کیوں نہ اُتار لوں یہ اس طرح کے محب ہیں۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

امیر معاویہ کو برا نہ کہو:

امام حسن کا فرمان ہے:

لَا تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ لَوْ فَقَدْتُمُوهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوسَ تَنْدُرُ عَنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ

امام حسن رضی اللہ عنہ کا فرمان بھی ہے اور اپنے والد سے نقل کر رہے ہیں آپ نے یہ کس وقت فرمایا جب صفین کی جنگ بندی ہو گئی ثالث مقرر ہو گئے تو جو ثالث فیصلہ کریں گے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا اس موقع پر آپ نے فرمایا:

وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ ، بَعْدَ رُجُوعِهِ مِنْ صِفِّينَ : لَا تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ ، وَاللهِ لَئِنْ فَقَدْتُمُوهُ لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الرُّءُوسِ تَنْدُرُ عَنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ

(معرفة الصحابة لأبي نعيم الأصبهاني الأسماء مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَاسْمُ أَبِي سُفْيَانَ : صَخْرُ بْنُ حَرْبِ بْنِ أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ، يُكْنَى : أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، وَأُمُّهُ : هِنْدُ بِنْ)

لَا تَكْرَهُوا إِمَارَةَ مُعَاوِيَةَ لَوْ فَقَدْتُمُوهُ لَقَدْ رَأَيْتُمُ الرُّؤُوسَ تَنْدُرُ عَنْ كَوَاهِلِهَا كَالْحَنْظَلِ

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو برا نہ جانو یہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے اگر یہ فوت ہو گئے تو ان کے بعد دیکھنا تمہارا حشر کیا ہو گا جیسے حنظل کے پھل توڑ کر کھیتوں سے باہر پھینکے جاتے ہیں اسی طرح تم دیکھو گے کہ لوگوں کے سر بدنوں سے اس طریقے سے جدا کیے جا رہے ہوں گے اور قتل اتنا عام ہو جائے گا جس طرح لوگ حنظل پھل کو نکال کر باہر پھینک دیتے ہیں ایسے لوگوں کے سر کاٹ کاٹ کر باہر پھینکے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

جائیں گے۔ مولا مرتضی رضی اللہ عنہ کا بھی یہ فرمان اور امام حسن رضی اللہ عنہ کا بھی یہ فرمان ہے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو ان کے خلاف نفرت ظاہر نہ کرو کیونکہ اگر تم نے ان کو گم پایا اور وہ تم سے جدا ہو گئے تو تم سروں کو دیکھو گے کہ وہ کندھوں سے اس طرح جدا کیے جائیں گے جس طرح حنظل پھل جدا کیا جاتا ہے۔

دربارِ امیر معاویہ میں ابن عباس کا حضرت علی کی تعریف کرنا:

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں جس طرح خلفائے ثلاثہ کی تعریف کی جاتی ہے اسی طرح مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی بھی تعریف کی جاتی ہے آپ روکتے نہیں تھے کہ تعریف کیوں کی جارہی ہے ہاں جہاں اختلاف ہوتا اس کی نشاندہی کرتے ورنہ روکتے نہیں تھے کہ یہاں علی رضی اللہ عنہ کا نام کوئی نہیں لے سکتا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف کوئی نہیں کر سکتا۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما دمشق میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہاں انہوں نے فرمایا کہ صحابہ کی تعریف میرے سامنے کرو انہوں نے حضرت صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کی تعریف فرمائی آپ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بھی تعریف کرو انہوں نے تعریف کرتے ہوئے کیا کہا۔

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ، كَانَ وَاللّٰهِ عَلَمَ الْهُدَى ، وَكَهْفَ التُّقَى ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَالنُّهَى ، لَمْ تَرَ عَيْنِي مِثْلَهُ ، وَلَمْ أَسْمَعْ بِمِثْلِهِ ، عَلَى مَنْ يُبْغِضُهُ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَلَعْنَةُ الْعِبَادِ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ

اللہ حضرت علی سے راضی ہو وہ بخدا ہدایت کا بلند پہاڑ تھے اور تقوے کا ملجا و ماوی تھے اور عقل کا مرکز تھے سخاوت کا سمندر تھے میری آنکھ نے اس طرح کا نہ دیکھا ہے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

نہ دیکھے گی اور جو ان کے ساتھ بغض رکھے اس پر اللہ اور تمام لوگوں کی قیامت تک لعنت ہو حضرت امیر معاویہ کے دربار میں حضرت ابن عباس نے حضرت علی پاک کی یہ شان بیان کی۔

عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ الْعَامِرِيِّ ، قَالَ : أَقْبَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ، وَقَدْ تَحَلَّقَ حَوْلَهُ بُطُونُ قُرَيْشٍ كُلِّهَا ، وَعَنْ يَمِينِهِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ، فَقَالَ لَهُ : لَأَسْأَلَنَّ الْيَوْمَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مَسَائِلَ يَعْيَا عَنْ جَوَابِهَا . قَالَ : فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ ، فَقَالَ لَهُ : يَا مُعَاوِيَةُ ، إِنَّكَ لا تَقْوَى عَلَى مَسَائِلِ ابْنِ عَبَّاسٍ . فَلَمَّا جَلَسَ ابْنُ عَبَّاسٍ ، الْتَفَتَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ ، فَقَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، مَا تَقُولُ فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ، كَانَ وَاللهِ لِلْقُرْآنِ تَالِيًا ، وَلِلشَّرِّ قَالِيًا ، وَعَنِ الْمُنْكَرِ نَاهِيًا ، وَلِلْمَعْرُوفِ آمِرًا ، وَإِلَيْهِ صَائِرًا ، وَبِاللَّيْلِ قَائِمًا ، وَبِالنَّهَارِ صَائِمًا ، فَاقَ أَصْحَابَهُ وَرَعًا وَقَنَاعَةً ، وَزَادَهُمْ بِرًّا وَأَمَانَةً وَحِيَاطَةً ، فَأَعْقَبَ اللهُ مَنْ طَعَنَ عَلَيْهِ النِّفَاقَ إِلَى يَوْمِ التَّلَاقِ . قَالَ لَهُ : فَمَا كَانَ عَلَى خَاتَمِهِ قَالَ : عَبْدٌ ذَلِيلٌ لِرَبٍّ جَلِيلٍ . قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، مَا تَقُولُ فِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي حَفْصٍ ، كَانَ وَاللهِ حَلَفَ الْإِسْلَامِ ، وَمَأْوَى الْأَيْتَامِ ، وَمَنْهَى الْإِحْسَانِ ، كَانَ لِلْحَقِّ حِصْنًا ، وَلِلنَّاسِ عَوْنًا ، قَامَ بِحَقِّ اللهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا حَتَّى ظَهَرَ الدِّينَ ، وَفَتَحَ الدِّيَارَ ، وَذُكِرَ اللهُ عَلَى التِّلَاعِ وَالْبِقَاعِ ، فَأَعْقَبَ اللهُ مَنْ يُبْغِضُهُ النَّدَامَةَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : مَا كَانَ عَلَى خَاتَمِهِ قَالَ : اللهُ الْمُعِينُ لِمَنْ صَبَرَ ، قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، فَمَا تَقُولُ فِي عُثْمَانَ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

بْنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي عَمْرٍو ، كَانَ وَاللهِ أَكْرَمَ الْحَفَدَةِ ، وَأَفْضَلَ الْبَرَرَةِ ، كَثِيرَ الاسْتِغْفَارِ بِالْأَسْحَارِ ، سَرِيعَ الدُّمُوعِ عِنْدَ ذِكْرِ النَّارِ ، دَائِمَ الْفِكْرَةِ فِيمَا يَعْنِيهِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ، حَيِيًّا ، وَفِيًّا ، تَقِيًّا ، مُجَهِّزَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ ، وَصَاحِبَ بِئْرِ رُومَةَ ، فَأَعْقَبَ اللهُ مَنْ قَتَلَهُ الْعِنَادَ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ ، قَالَ : فَمَا كَانَ عَلَى خَاتَمِهِ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ مِنْ صِدْقِ نِيَّتِهِ : اَللّٰهُمَّ ، فَأَحْيِنِي سَعِيدًا ، وَأَمِتْنِي شَهِيدًا ، وَاللهِ ، لَقَدْ عَاشَ سَعِيدًا ، وَمَاتَ شَهِيدًا . قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، مَا تَقُولُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ ، كَانَ وَاللهِ عَلَمَ الْهُدَى ، وَكَهْفَ التُّقَى ، وَمُنْتَهَى الْعِلْمِ وَالنُّهَى ، وَنُورَ السَّفَرَةِ فِي ظُلَمِ الدُّجَى ، وَأَفْضَلَ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدَى ، وَخَيْرَ مَنْ آمَنَ وَاتَّقَى ، وَأَكْرَمَ مَنْ شَهِدَ النِّدَاءَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى ، صَاحِبُ الْقِبْلَتَيْنِ فَمَا مِثْلُهُ أَحَدٌ ، وَأَبُو السِّبْطَيْنِ فَهَلْ يُسَاوِيهِ أَحَدٌ وَزَوْجَتُهُ خَيْرُ النِّسْوَانِ فَهَلْ يَفُوقُهُ أَحَدٌ لَمْ تَرَ عَيْنِي مِثْلَهُ ، وَلَمْ أَسْمَعْ بِمِثْلِهِ ، فِي الْحَرْبِ خَتَّالًا ، وَلِلْأَقْرَانِ قَتَّالًا ضِرْغَامًا ، عَلَى مَنْ يُبْغِضُهُ لَعْنَةُ اللهِ وَلَعْنَةُ الْعِبَادِ إِلَى يَوْمِ التَّنَادِ ، قَالَ لَهُ : فَمَا كَانَ عَلَى خَاتَمِهِ قَالَ : كَانَ نَقْشُ خَاتَمِهِ : الْمُلْكُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ، قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، فَمَا تَقُولُ فِي طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمَا ، كَانَا وَاللهِ مُسْلِمَيْنِ مُؤْمِنَيْنِ ، بَارَّيْنِ تَقِيَّيْنِ ، خَيِّرَيْنِ فَاضِلَيْنِ ، زَلَّا زَلَّةً اللهُ غَافِرُهَا لَهُمَا ، وَذَلِكَ بِالنُّصْرَةِ الْقَدِيمَةِ وَالصُّحْبَةِ الْكَرِيمَةِ ، فَأَعْقَبَ اللهُ مَنْ يُبْغِضُهُمَا سُوءَ الْغَفْلَةِ إِلَى يَوْمِ الْحَسْرَةِ . قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

، فَمَا تَقُولُ فِي الشَّيْخِ الْعَبَّاسِ قَالَ : رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ، عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَقُرَّةُ عَيْنِ نَبِيِّ اللهِ ، وَسَيِّدُ الْأَعْمَامِ ، تَنَاسَلَتْهُ أَجْدَادٌ كِرَامٌ ، يَكْتَسِبُ بِخُلُقِهِ كُلَّ مُهَذَّبٍ صِنْدِيدٍ ، وَيَجْتَنِبُ بِرَأْيِهِ كُلَّ مُخَالِفٍ رِعْدِيدٍ ، وَكَيْفَ لا يَكُونُ كَذٰلِكَ وَقَدْ سَاسَهُ خَيْرُ مَنْ ذَهَبَ وَهَبَّ ، وَأَفْضَلُ مَنْ مَشَى وَرَكِبَ . قَالَ لَهُ : وَفِيمَنْ قُلْتَ هٰذَا قَالَ : فِي صَاحِبِ الْكَوْثَرِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَالْمَقَامِ الْأَكْبَرِ ، وَالتَّاجِ وَالْمِغْفَرِ ، وَالْحَاجِبِ الْأَحْوَرِ ، وَالْإِكْلِيلِ الْأَحْمَرِ ، الْمُشْرِقِ بِالنُّورِ ، الطَّاهِرُ الْقَلْبِ التَّقِيُّ ، النَّقِيُّ الثِّيَابِ ، الْكَثِيرُ الْأَزْوَاجِ ، الْقَلِيلُ الْأَوْلَادِ ، الصُّلْبُ الْمَعْلُومُ ، الْمُوَشَّى الْمَخْتُومُ ، صَاحِبُ الْأَجْنِحَةِ الْأَرْبَعَةِ الْمَنْسُوجَةِ بِالْعَبْقَرِيِّ وَالْأُرْجُوَانِ ، الْمُكَلَّلَةِ بِنُورِ الرَّحْمٰنِ ، خَلِيلُ جِبْرَائِيلَ ، وَصَفِيُّ رَبِّ الْعَالَمِينَ ، صَاحِبُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . قَالَ لَهُ : يَابْنَ عَبَّاسٍ ، لَقَدْ وَصَفْتَ فَأَحْسَنْتَ الصِّفَةَ ، وَأَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ . قَالَ : سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ . قَالَ : لِمَ سُمِّيَتْ قُرَيْش قُرَيْشًا قَالَ : لِدَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ مِنْ أَحْسَنِ دَوَابِّهِ ، لَا تَدَعُ فِيهِ مِنَ الْغَثِّ وَالسَّمِينِ شَيْئًا . فَأَنْشَأَ وَهُوَ يَقُولُ مِنَ الْخَفِيفِ : وَقُرَيْش هِيَ الَّتِي تَسْكُنُ الْبَحْرَ بِهَا سُمِّيَتْ قُرَيْش قُرَيْشًا تَأْكُلُ الْغَثَّ وَالسَّمِينَ وَلا تَتْرُكُ فِيهِ لِذِي الْجَنَاحَيْنِ رِيشًا هٰكَذَا فِي الْبِلادِ حَيُّ قُرَيْش يَأْكُلُونَ الْبِلَادَ أَكْلًا كَشِيشًا وَلَهُمْ آخِرَ الزَّمَانِ نَبِيٌّ يُكْثِرُ الْقَتْلَ فِيهِمْ وَالْخُمُوشَا فَأَمَرَ لَهُ بِأَرْبَعَةِ آلَافِ دِينَارٍ ، فَقَبَضَهَا وَصَرَفَهَا فِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ . فَقَالُوا لَهُ : إِنَّا لَا نَقْبَلُ صَدَقَةً ، قَالَ : وَإِنَّهَا لَيْسَتْ بِصَدَقَةٍ ، وَإِنَّمَا هِيَ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

مَدِيْنَةٌ لَمْ يَبْقَ مِنْهَا شَيْءٌ . فَبَلَغَ ذَالِكَ مُعَاوِيَةَ ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ يَلُوْمُهُ ، وَأَنْ يُقْصِرَ عَنْ ذَالِكَ . فَكَتَبَ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ مِنَ الطَّوِيْلِ : بَخِيْلٌ يَرَى بِالْجُوْدِ عَارًا وَإِنَّمَا عَلَى الْمَرْءِ عَارٌ أَنْ يَضِنَّ وَيَبْخَلَا إِذَا الْمَرْءُ أَثْرَى ثُمَّ لَمْ يَرْجُ نَفْعَهُ صَدِيْقٌ ، فَلَاقَتْهُ الْمَنِيَّةُ أَوَّلَا

ابو ریحانہ عامری سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے سامنا ہوا اور قریش کے تمام بہادران کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے سعید بن عاص رضی اللہ عنہ دائیں طرف تھے۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا آج میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایسے مسائل ضرور پوچھوں گا جن کے جواب سے وہ عاجز ہوں گے کہتے ہیں سعید بن عاص رضی اللہ عنہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں کہا اے معاویہ! آپ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مسائل پر قوت نہیں رکھتے جب ابن عباس رضی اللہ عنہ بیٹھے معاویہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا: اے ابن عباس تم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: قسم بخدا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن کی تلاوت کرنے والے تھے شر کو مٹانے والے تھے بُرائی کو روکنے والے تھے، نیکی کا حکم دیتے تھے اور اسی کی طرف چلتے تھے، راتوں کو قیام کرنے والے تھے، دن کو روزہ رکھنے والے تھے اور صحابہ سے تقویٰ و قناعت میں فائق تھے، اور نیکی، امانت اور احتیاط میں امت سے زیادہ تھے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ان پر لعنت کرنے والے کو سزا دی انہوں نے یعنی (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ ان کی انگوٹھی پر کیا (لکھا) تھا۔ انہوں نے یعنی (ابن عباس رضی اللہ عنہ) نے کہا: عَبْدٌ ذَلِيْلٌ لِرَبٍّ جَلِيْلٍ اپنے جلیل رب کا ذلیل بندہ پھر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن عباس آپ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ نے ابی حفص کے بارے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

میں فرمایا: قسم بخدا وہ اسلام کے مدد گار تھے یتیموں سے بھلا کرنے والے تھے احسان کو روکنے والے تھے حق کا دفاع کرنے والے تھے اور لوگوں کے مدد گار تھے اللہ کے حق میں صبر کرنے والے تھے یہاں تک کہ دین غالب ہو گیا ملکوں کو فتح کیا اللہ تعالیٰ نے ٹیلوں اور کھنڈروں پر ان کا ذکر کیا اور جو ان سے بغض رکھے اللہ یوم قیامت تک اسے شرمندہ کرے گا۔ انہوں نے کہا ان کی مہر کیا تھی آپ نے فرمایا: اَللّٰہُ الْمُعِیْنُ لِمَنْ صَبَرَ صبر کرنے والے کا اللہ مدد گار ہے پھر انہوں نے کہا اے ابن عباس! آپ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ تو آپ نے ابو عمرو کے بارے میں فرمایا: قسم بخدا وہ سب لوگوں سے معزز تھے اور نیک لوگوں سے فضیلت والے تھے۔ سحری کے وقت کثرت سے استغفار کرنے والے تھے دوزخ کا ذکر سن کر رونے والے تھے اور دن اور رات میں ہمیشہ فکر کرنے والے تھے حیا کرنے والے، وفادار متقی تھے اور تنگ دست لشکروں کے تیار کرنے والے تھے بئر رومہ کے مالک تھے۔ جس نے انہیں بغض سے قتل کیا اللہ قیامت تک اسے سزا دے گا۔ انہوں نے کہا ان کی مہر کیا تھی؟ ابن عباس نے کہا ان کی مہر کا نقش صدقِ نیت تھا اے اللہ مجھے سعادت مند زندہ رکھنا شہادت کی موت دینا قسم بخدا سعادت مند زندہ رہے اور شہادت پائی انہوں نے کہا اے ابن عباس آپ علی بن ابی طالب کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے ابو الحسن کے بارے میں فرمایا قسم بخدا وہ ہدایت کا مینارہ تھے تقویٰ والے تھے علم و عقل کی انتہا تھی اور ظلم کی تاریکیوں میں صبح کا نور تھے صاحبِ فضیلت تھے اور ایمان اور تقویٰ میں بھلائی والے تھے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد مجلس میں حاضر ہونے والوں میں سے سب سے معزز تھے۔ صاحبِ قبلتین تھے ان کی مثل کوئی اور ابو سبطین کیا کوئی ان کی برابری کر سکتا ہے اور ان کی بیوی خیر النساء تھیں کیا کوئی ان سے برتر ہے میری آنکھ نے ان جیسا نہیں دیکھا اور میں نے ان کی مثل نہیں سنا۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

جنگوں میں بہتر تدبیر کرنے والے تھے اور ساتھیوں کے لیے بہترین جنگجو اور کاٹ دار تلوار تھے۔ جو ان سے بغض رکھے اس پر اللہ کی اور اللہ کے بندوں کی قیامت کے دن تک لعنت ہے انہوں نے کہا ان کی مہر کیا تھی؟ تو کہا ان کی مہر کا نقش اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ تھا۔ انہوں نے کہا اے ابن زبیر آپ طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہما کے بارے میں کیا کہتے ہیں آپ نے فرمایا قسم بخدا وہ دونوں مومن مسلمان تھے نیک تھے ،نیک متقی بھلائی والے، فضیلت والے تھے۔ ان سے لغزش ہوئی اللہ تعالیٰ نے معاف کردی اور ایسا قدیم نظر اور صحبت کریمہ کے باعث ہوا۔ جو ان سے بغض رکھے اللہ تعالیٰ حشر تک اسے سوء غفلت کی سزا دے گا انہوں نے کہا ابن عباس آپ شیخ عباس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے چچا اللہ کے نبی کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ ﷺ کے چچاؤں کے سردار بزرگ آباؤ اجداد والے اپنے اخلاق سے مہذب پیشہ والے اور رائے سے ہر بُرے مخالف سے اجتناب کرنے والے ۔ایسا کیوں نہ ہو۔ چلنے والے اور سوار سے افضل تھے انہوں نے کہا آپ یہ کن کے بارے میں کہہ رہے ہیں ابن عباس نے کہا صاحبِ کوثر مقامِ اکبر تاجِ مِغفر موٹے ابروؤں والے سرخ دھاروں والے چمکتی پیشانی والے متقی پاکیزہ دل والے صاف کپڑوں والے کثیر الازواج (یعنی زیادہ بیویوں والے) کم اولاد والے معروف نسب والے مہر نبوت والے اور چار پروں والے رحمان کے نور والے خلیل جبریل اور اللہ رب العزت کے چنے ہوئے حوض وشفاعت والے محمد ﷺ۔ انہوں نے کہا اے ابن عباس آپ نے تعریف کی اور اچھی صفت بیان کی میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں انہوں نے کہا پوچھو جو پوچھنا ہے امیر معاویہ رضی اللہ نے کہا قریش کو قریش کیوں کہتے ہیں ؟انہوں نے کہا سمندر میں چوپائے کی وجہ سے جو سب چوپایوں سے خوبصورت ہے نہیں چھوڑتا۔ (قریش ایک سمندری چوپایہ ہے جو دیگر سمندری

جانوروں سے بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور اسے قرش بھی کہتے ہیں اور یہ چھوٹے بڑے ہر طرح کے سمندری جانوروں کو کھا جاتا ہے۔ (دلائل النبوة للبیہقی باب ذکر شرف اصل رسول الله ﷺ---:180/1) پیدا ہوا اور وہ کہتا تھا خفیف۔ اور قریش جو سمندر میں رہتا ہے قریش کو قریش کا نام دیا گیا اور وہ پروں والوں کے لیے پر بھی نہیں چھوڑتا اسی طرح ممالک میں قریش کے محلے ہیں جو کہ ملکوں کو کھاتے ہیں اور آخر زمانے میں نبی ہیں جس کے بارے میں زیادہ جھگڑتے ہیں تو آپ نے انہیں چار ہزار دینار کا حکم دیا۔ ابن عباس نے پکڑ لیے اور بنی عبد المطلب پر خرچ کیے ابن عباس نے کہا: ہم صدقہ قبول نہیں کرتے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ صدقہ نہیں یہ تحفہ ہے اس سے کوئی چیز باقی نہیں یہ بات معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے اس کی طرف ملامت کرتے ہوئے لکھا اس میں اس نے کوتاہی کی ہے اور اس کی طرف لکھا اور وہ لمبی بات کہہ رہا تھا بخیل سخاوت کو عار سمجھتا ہے اور آدمی کے لیے عار یہ ہے کہ وہ بخل کرے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر رقم الحدیث:11595)

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ان کو اپنے دور میں گورنر مقرر کیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِقْتَدُوا بِالَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

میرے بعد ان دو ہستیوں کی تم نے اقتدا کرنی ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی۔

(سنن ترمذی رقم الحدیث:3805)

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں تو بادشاہی عرب تک محدود رہی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں فتوحات کا سلسلہ پھیل گیا شام کے علاقے کی

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

گورنری حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھائی یزید ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے فوت ہونے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے فرمائی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس گورنری کو بحال رکھا بلکہ ساتھ مزید علاقے شامل فرمائے۔ اور نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ ، وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ

تم پر میری سنت کی پابندی بھی ضروری ہے اور میرے خلفائے راشدین کی سنت اور ان کے طریقے کو اپنانا لازم اور ضروری ہے اور خلفائے راشدین کے بارے میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد خلافت تامہ، کاملہ جو عکس دورِ نبوت ہوگی وہ تیس سال تک ہوگی جو مکمل دورِ رسالت کا مظہر ہوگی، عکس ہوگی وہ خلافت تیس سال ہوگی۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا جو بارہ سالہ پیریڈ ہے وہ خلافت حقہ اور اللہ رب العزت کی طرف سے جو محمود خلافت ہے اس کا حصہ ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت اس کا حصہ ہے اور اس خلافت کے دوران امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان حضرات کے گورنر رہے انہوں نے ان پر اعتماد کیا یہ ان کے تابع رہے تو پھر ان کے اندر امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے بھائی یزید بن ابی سفیان ان کے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہم یہ سب داخل ہوئے۔ لہٰذا ان تمام کے بارے میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کی بشارت واضح طور پر سچی آگئی۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے:

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَأُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

ترجمہ: تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اُتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔ (سورۃ آل عمران آیت:195)

جن لوگوں نے ہجرت کی اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میرے راستے میں جن کو ایذا تکلیف پہنچائی گئی۔ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا اور جنہوں نے جنگ کی اور قتل کیے گئے لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ میں ضرور بضرور ان کی غلطیاں کوتاہیاں، ان میں کوئی کمی بیشی ہوئی تو وہ دور کروں گا۔

وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اور ضرور بضرور ان کو ان جنتوں میں داخل کروں گا جن کے اندر نہریں جاری ہیں اور یہ جنتیں کیوں دوں گا اتنے عظیم بدلے کیوں دوں گا ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ان کی مشقتوں کے ثواب کے طور پر میں یہ چیزیں ان کو عطا کروں گا۔

یہاں جو واؤ ذکر کی گئی ہے اگر یہ واؤ اپنے ظاہری معنٰی پر ہو پھر ہجرت کرنے والے، گھروں سے نکالے جانے والے، ایذا پانے والے، قتال کرنے والے، قتل ہونے والے صرف ان کے لیے بشارتیں ہوں گی۔ جو قتل نہیں ہوئے زندہ بچ گئے اپنی موت مرے ان کے لیے یہ بشارتیں نہیں ہیں۔ اس لیے واؤ بمعنٰی اَوْ کرنا ہو گا تو اس کا مطلب کیا ہو گا کہ جن لوگوں نے ہجرت کی یہ گھروں سے نکال دیے گئے خود جانے پر تیار نہیں تھے جبرًا انہیں نکال دیا گیا اللہ کی راہ میں ان کو تکالیف کسی دور میں بھی پہنچائی گئیں اللہ کی راہ میں انہوں نے قتال کیا یا اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے تو لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ میں ان کو ہر طرح کے گناہ کی میل کچیل سے پاک کر دوں گا اور جنتوں کا وارث بنا دوں گا۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مسلمان ہونے کے بعد اوّل تو مکہ فتح ہونے کے بعد یہ مسلمان نہیں ہوئے جس وقت سرکار دوعالم ﷺ نے ساتھ سات ہجری کو عمرہ فرمایا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اس وقت مسلمان ہو چکے تھے لیکن اپنے باپ کے ڈر سے اسلام کو چھپائے رکھا جب سرکار ﷺ مکہ پاک میں فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے اس وقت اپنے ایمان کا اظہار کر دیا کیونکہ ابوسفیان بھی اسلام لے آئے رکاوٹیں ختم ہو گئیں لہٰذا انہوں نے بھی اظہار کر دیا۔ لیکن بالفرض بعد میں بھی مانا جائے تو مکہ فتح ہونے کے بعد یہ حضرات حنین کی جنگ ہوئی تو اس میں شامل ہوئے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے فتح پانے کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سو اونٹ اور چالیس اوقیہ سونا (چالیس درہم کا اوقیہ ہوتا ہے) ان کو بطورِ انعام عطا فرمایا۔ لہٰذا قَاتَلُوا کے اندر یہ شامل ہو گئے ایمان لے آئے اللہ کے دین کی مدد کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو اللہ رب العزت کی یہ بشارت لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ جو کمی بیشی ان میں ہے وہ میں نے معاف کی ان کو جنتوں کا مالک اور وارث بنا دیا۔

اس کے بعد بھی آپ جہاد کرتے رہے یہ تو نہیں کہ جنہوں نے سرکار ﷺ کی حیات میں جہاد کیا اور شہید ہوئے ان کو تو یہ بشارت ملے گی لیکن جنہوں نے بعد میں جہاد کیا وہ فارغ؟ ان کی نہ بخشش ہو گی اور نہ ان کو جنت ملے گی؟ لہٰذا قیامت تک بشارت ہو گئی امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شام کی گورنری کے دوران روم کا سارا علاقہ فتح کیا حتیٰ کہ قسطنطنیہ کے شہر پہ حملہ کیا پہلا بندہ جس نے بحری بیڑے کے ذریعے جہاد کیا۔ نبی کریم ﷺ اپنی رضاعی خالہ ام حرام کے گھر دوپہر کو سوئے ہوئے تھے جب جاگے تو چہرے پہ بڑی بہار، رونق اور بڑی خوشی انہوں نے عرض کی اللہ آپ کو ہر وقت ہنستا رکھے خوش وخرم رکھے کوئی خاص بات ہے فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا کہ میری امت کے کچھ لوگ بحری بیڑوں پر سوار ہو کے ایسے بیٹھے ہوئے ہیں

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

جیسے بادشاہ تختوں پر بیٹھتے ہیں اس شان سے وہ حملہ آور ہو رہے ہیں اور وہ قسطنطنیہ کا شہر فتح کر رہے ہیں **وَجَبَتْ لَهُمُ الْجَنَّةُ** اللہ نے ان کے لیے جنت لازم کر دی تو پہلی ہستی جس نے بحری جنگ کی قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوئے وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ گورنر تھے اپنی گورنری کے دور میں آپ نے حملہ فرمایا۔

جس وقت بد قسمتی سے آپ کا اور مولائے مرتضیٰ علی شیر خدا رضی اللہ عنہما کا اختلاف ہوا اور جنگ تک نوبت پہنچی اس وقت روم کے بادشاہ نے سوچا کہ اب یہ آپس میں لڑ پڑے ہیں اب موقع ہے ان سے علاقے واپس لیں اپنی بادشاہت وہاں بحال کریں اب یہ لڑ لڑ کے کمزور ہو گئے ہیں جس وقت اس نے آپ کے ملک کی سرحد کے قریب فوج کو جمع کر لیا۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے پیغام بھیجا کہ تم نے کیا سمجھا کہ اب ہم آپس میں اُلجھے ہوئے ہیں تو اب تُو ہم پر کامیابی حاصل کر لے گا۔ خبردار! وہ میرے بھائی ہیں میں ان سے صلح کر لوں گا اور تجھے میں وہ سبق سکھاؤں گا کہ قیامت تک تمہاری نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔ جب آپ نے یہ دھمکی دی تو اس وقت اس نے اپنی فوجیں واپس کر لیں اور جرأت نہ کی کہ اس دوران اس علاقے پہ حملہ کر کے اپنے مفتوحہ علاقے واپس لے سکے۔

وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ وَتَرْجِعْ إِلَى بِلَادِكَ يَا لَعِينُ لَأَصْطَلِحَنَّ أَنَا وَابْنُ عَمِّي عَلَيْكَ وَلَأُخْرِجَنَّكَ مِنْ جَمِيعِ بِلَادِكَ، وَلَأُضَيِّقَنَّ عَلَيْكَ الْأَرْضَ بِمَا رَحُبَتْ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ خَافَ مَلِكُ الرُّومِ وَانْكَفَّ

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے شاہِ روم کو خط لکھا اور اسے بتایا۔ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر تُو باز نہ آیا اور اے لعنتی تُو اپنے شہروں کی طرف نہ لوٹا تو میں اپنے چچا کے بیٹے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلح کر لوں گا تمہیں سب شہروں سے نکال

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

دوں گا اور زمین کشادہ ہونے کے باوجود تم پر تنگ کر دوں گا آپ کی اس دھمکی سے شاہِ روم ڈر گیا اور اپنے ناپاک ارادہ سے باز آگیا،،۔

(البدایه و النہایه، جلد: 8ص:119)

لہٰذا قَاتَلُوا یہ بشارت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے ثابت ہے کیونکہ قَاتَلُوا سے صرف وہ مراد نہیں جنہوں نے نبی پاک ﷺ کے دورِ رسالتِ ظاہری کے اندر قتال کیا بلکہ بعد میں بھی جنہوں نے کافروں کے ساتھ جنگیں لڑیں یہ بشارتیں ان کے لیے بھی ثابت ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بعد میں بحری جہاد کیے بری جہاد کیے اور قَاتَلُوا کے وصف کے ساتھ آپ موصوفِ کامل ہیں لہٰذا آپ کے حق میں یہ بشارت واضح طور پر ثابت ہو گئی۔

حنین کی جنگ کے بارے میں عرض کروں کہ جو مکہ سے نئے نئے مسلمان ہوئے وہ بھی فوج میں شامل ہو گئے آٹھ ہزار کی فوج تھی جو سرکار ﷺ مدینہ پاک سے لے کر آئے چار ہزار فوج مکہ شریف سے ساتھ مل گئی۔ بارہ ہزار کی فوج بن گئی جو حنین کی جنگ میں حصہ لینے والی تھی لیکن مکے والے نوجوانوں نے یہ کہا کہ تم نے تو اسلام کی بہت خدمت کرلی ہے۔

ہمیں اب موقع مل رہا ہے ہمیں آگے ہونے دو، پہلی صفوں میں ہمیں آنے دو تاکہ ہم اپنی جانیں قربان کریں اور اسلام کی خدمت کریں کفر کے خلاف لڑیں لیکن ہوازن قبیلہ جن کے ساتھ جنگ تھی وہ بڑا تیر انداز قبیلہ تھا تیر اندازی میں انہیں بڑی مہارت تھی کوئی تیر نشانے سے خطا نہیں کھاتا تھا یہ لوگ نامکمل، نہ ہتھیار ان کے پاس، نا تجربہ ان کے پاس، جب یہ سامنے آئے تو ان کے تیروں کی بارش ہونے لگی اور تیر نشانے پر لگنے لگے اس وقت صفیں تتر بتر ہوئیں نبی کریم ﷺ نے خداداد طاقت استعمال کرتے ہوئے مٹی کی مٹھی اُٹھائی اور کافروں کی طرف پھینکی، کافر بزدل ہوئے

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

پسپا ہونے لگ گئے اور آپ ﷺ کو فتح حاصل ہو گئی۔ اللہ کی طرف سے جو مدد مہیا کی گئی اس کو بیان کرتے ہوئے اللہ نے کیا فرمایا:

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ ۙ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا وَضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُم مُّدْبِرِينَ ثُمَّ أَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَنزَلَ جُنُودًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ وَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ

ترجمہ: بیشک اللہ نے بہت جگہ تمہاری مدد کی اور حنین کے دن جب تم اپنی کثرت پر اِترا گئے تھے تو وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اتنی وسیع ہو کر تم پر تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ دے کر پھر گئے، پھر اللہ نے اپنی تسکین اتاری اپنے رسول پر اور مسلمانوں پر اور وہ لشکر اتارے جو تم نے نہ دیکھے اور کافروں کو عذاب دیا اور منکروں کی یہی سزا ہے۔(سورۃ التوبہ آیت:26،25)

اللہ نے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کی اور خاص طور پر اللہ نے حنین کے موقع پر تمہاری مدد کی:

إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنكُمْ شَيْئًا

تم نے کہا کہ آج ہم بارہ ہزار ہیں تین سو تیرہ تھے تو کافر ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکے تو آج ہم بارہ ہزار ہیں تو پھر ہمارا کوئی کیا بگاڑ سکتا ہے تو پھر وقتی طور پر تمہیں پیچھے ہٹنا پڑا، پسپا ہونا پڑا تمہاری اس کثرت نے تمہیں کوئی فائدہ نہ دیا تو پھر ہوا کیا؟

ثُمَّ أَنزَلَ اللّٰهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ

اللہ رب العزت نے تم پر سکینت نازل فرمائی اپنے اور مومنین پر اور ایسے لشکر فرشتوں کے نازل کیے جن کو تم نے دیکھا نہیں۔ وَعَذَّبَ الَّذِينَ كَفَرُوا اور

https://business.facebook.com/MadniLibrary/

کافروں کو اللہ نے عذاب دیا نیست و نابود کر دیا وَذَالِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ اور یہی کافروں کی جزا ہے۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہت سے مواقع پر میں نے تمہاری مدد کی اور خاص طور پر حنین کے موقع پر میں نے تمہاری مدد کی تمہاری کثرت نے تمہیں فائدہ نہ دیا صرف میری مدد نے تمہیں فائدہ دیا۔ اللہ مدد منافقوں کی کرتا ہے یا کافروں کی؟ کس کی مدد کرتا ہے؟ اللہ نے ان سب کو مومن سمجھا کہ نہیں، اللہ کے نزدیک تو ہیں مومن اور کوئی کہے وہ منافق ہیں یا مرتد ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کا نظریہ ایک ہوا یا اللہ کی راہ اور اس کی راہ الگ الگ ہے اور اللہ کے مقابلے میں جس کی راہ ہے وہ شیطان والی راہ ہو سکتی ہے اللہ کی راہ تو نہ ہوئی شیطانی راہ ہوئی لہٰذا یہاں سے یہ ثابت ہوا کہ جو ان کو مومن مانتا ہے انہیں اللہ کا مقبول مانتا ہے اللہ کی رحمتوں رضامندیوں کا حق دار مانتا ہے وہ اللہ والی راہ پہ چل رہا ہے جو ان کے ایمان کے بارے میں شک و شبہ کرتا ہے وہ شیطانی راہ پہ چل رہا ہے۔ اللہ نے فرشتے نازل کیے اور ان کے دلوں کو سکون عطا کیا قرار عطا کیا۔

أَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

نبی پاک ﷺ پر بھی اللہ نے اپنی سکینت نازل کی اور مومنین پر بھی اپنی سکینت نازل کی اور فرشتوں کے لشکر بھیج کر اللہ نے ان کی امداد فرمائی لہٰذا اللہ تبارک و تعالیٰ اگر مدد کرتا ہے تو مومنوں کی کرتا ہے سچوں کی کرتا ہے صابرین کی کرتا ہے ۔

https://business.facebook.com/MadniLibrary/